REGD No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

۲۳ جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰/

جلد ۴۸/۱۳ | ۴ صلح ۱۳۳۸ ہش ۔ ۴ جنوری ۱۹۵۹ء | نمبر ۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ناسازیٔ طبع کے باوجود کل یہاں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین ٭

وقفِ جدید کے سال دوم کا آغاز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا گرانقدر وعدہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷ دسمبر ۱۹۵۸ء کو وقف جدید کی نمایاں کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو اسمیں شمولیت کی تحریک فرمادی ہے۔

یکم جنوری ۱۹۵۹ء سے وقفِ جدید کا دوسرا سال شروع ہو رہا ہے۔ اس سال ہمارے آقا نے اپنے پچھلے سال کے وعدہ پر اضافہ فرماتے ہوئے چھ صد ایک روپے کا وعدہ عنایت فرمایا ہے۔

احباب جماعت اور عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ نئے سال کے لئے اپنے وعدے اولین فرصت میں ارسال فرمائیں اور جس طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عملی نمونہ میں پہلے سال کے وعدہ پر اضافہ فرمایا ہے اسی طرح احباب بھی اپنے پہلے وعدوں پر اضافہ کے ساتھ نئے وعدے بھجوائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ خواہش ہے کہ اس تحریک میں شامل ہونے والوں کی تعداد ایک لاکھ ہو۔ اس لئے ہر احمدی کو اس تحریک میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور نہ صرف اپنی طرف سے وعدہ بھجوانا چاہیئے۔ بلکہ اپنے اہل و عیال کی طرف سے بھی وعدہ کرنا چاہیئے۔ نیز احباب اس امر کو بھی مدنظر رکھیں۔ کہ اپنی حیثیت کے مطابق اس تحریک میں حصہ لیں۔ چھ روپے کم از کم شرح ہے۔ جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اخلاص بخشا ہے اُنہیں بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ اسی طرح جو زمیندار اصحاب اپنی زمینیں وقف کر سکتے ہیں مگر ابھی تک انہوں نے ایسا نہیں کیا وہ بھی توجہ فرماویں۔ نیز جو احباب کام کے لئے میدانِ عمل میں آسکتے ہوں وہ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ تاکہ ہم خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو سکیں۔ کہ ہم نے حتی المقدور کوشش کر دی ہے۔ اور ہم اس کے فضل کو جذب کرنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قربانی کی توفیق عطا کرے۔ اور ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرما کر ان میں برکت دے۔ کیونکہ سب برکت اُسی کی طرف سے آتی ہے۔

(انچارج دفتر وقفِ جدید۔ ربوہ)

محترمہ چراغ بی بی صاحبہ کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

محترمہ چراغ بی بی صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری عبدالرزاق صاحب مرحوم مورخہ ۲ و ۳ جنوری ۱۹۵۹ء کی درمیانی شب بوقت اڑھائی بجے ۸۰ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

آپ کے والد حضرت مولوی وزیرالدین صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ آپ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ فلسطین اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی ربوہ کی والدہ تھیں۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں ٭

شکریہ احباب

(از مکرم ہاشم خان صاحب مخدوم آف ماریشس حال ربوہ)

عرصہ دراز سے میری دلی خواہش تھی کہ خدا تعالیٰ مجھے مرکزِ سلسلہ کی زیارت سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے ملاقات اور جلسہ سالانہ کے مبارک اجتماع میں شمولیت کا شرف عطا فرمائے۔ چنانچہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ اس نے میری اس خواہش کی تکمیل کا سامان فرمایا اور میں اپنی اہلیہ کے ہمراہ ماریشس سے مشرقی افریقہ ہوتا ہوا نومبر کے وسط میں ربوہ پہنچا۔ اپنی اس خواہش کی تکمیل پر جس قدر بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کروں کم ہے۔ ..... حضور ایدہ اللہ سے ملاقات اور مرکز سلسلہ میں میرا قیام میرے لئے ایمان و یقین میں ازدیاد و ترقی کا باعث ہوا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اگرچہ حضور ایدہ اللہ اور جماعت کے دیگر بزرگوں کی پیہم نوازشات اور شفقتوں پر میں اول دن سے ہی از حد ممنون ہوں لیکن میری علالت کے دوران حضور پُرنور، دیگر بزرگان، مربیانِ سلسلہ اور محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر

(باقی صفحہ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا ٭

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۴ جنوری ۱۹۵۹ء

اصل کام

ذیل کی خبر ملاحظہ ہو:-

"کویت ۳۰ دسمبر۔ عرب علماء کی چوتھی کانفرنس میں عراقی علماء اور دوسرے ممالک کے علماء کے درمیان شدید سیاسی جھڑپوں کی اطلاعات ملی ہیں۔ کانفرنس اتوار کے روز اختتام پذیر ہوئی تھی۔ کانفرنس میں ایک قرارداد منظور کی گئی۔ جس کی رو سے عرب دنیا میں ایک معاشرتی بینک کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔ جس کا مقصد معاشرتی ترقی کی اسکیموں کو مالی امداد دینا ہوگا۔ اس کے علاوہ ایک ایسی تنظیم کے قیام کا فیصلہ بھی کیا گیا جو عربی کی کتابوں کی تقسیم کا کام کرے گی۔ عرب کلچر کا ایک جائزہ شائع کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ اور عربوں کے لئے ایک قومی نغمہ تجویز کرنے کا بھی فیصلہ ہوا۔

کانفرنس کے مندوبین نے الجزائر میں فرانسیسی پالیسی اور عدن ۔۔۔۔۔ میں انگریزی پالیسی پر شدید اعتراضات کئے۔ کانفرنس نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمر شول کے نام ایک تار بھی بھیجا ہے۔ جس میں ریاست بحرین کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ عرب دنیا کا ایک حصہ ہے۔

عراقی وفد کے قائد ڈاکٹر محمد مہدی الجواہری نے کانفرنس میں کویت کی گلیوں اور کوچوں میں لگائی گئی جھنڈیوں پر سخت احتجاج کیا جن میں کہا گیا ہے کہ "عرب دنیا کے آمر حکمران مردہ باد" "عرب دنیا میں انتشار پھیلانے والوں کو کچل دو" "ہم کسی کی ڈکٹیٹرشپ برداشت نہیں کریں گے"۔ ڈاکٹر مہدی الجواہری کے جواب میں منتظمین نے بہت کہا کہ ان جھنڈیوں کا مقصد عراقی حکومت پر کسی طرح کا حملہ کرنا ہرگز نہیں ہے۔ تاہم وہ اپنی بات پر مصر رہے اور منتظمین کے اس عذر کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا "عراق میں اس کی تاریخ کا سب سے بڑا انقلاب رونما ہوا ہے۔ جو لوگ اس انقلاب کی رہنمائی کر رہے ہیں وہ لڑنے سے ہرگز نہیں ڈرتے۔

ڈاکٹر الجواہری نے کہا۔ ہم ہر قسم کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح سے تیار ہیں"۔ اس پر جب دوسرے ممالک کے مندوبین نے "خالص عرب قومیت کے علمبردار جمال عبدالناصر" کے حق میں نعرے لگائے تو کانفرنس کے اجلاس کو برخاست کر دیا گیا"۔

(تسنیم ۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء)

ہمیں معلوم نہیں کہ علماء کی کانفرنس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں۔ لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ علمائے اسلام جن کو اس وقت خاص طور پر اشاعت و تبلیغ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے تھا سیاسیات میں غرق ہیں۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ انہیں سیاسیات سے کوئی دلچسپی نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن یہ علماء کا کام نہیں ہے کہ وہ ایک دوسرے اسلامی ملک کے سیاسی جھگڑوں میں پڑ کر باہم الجھیں۔ انہیں ان تنازعات سے بالا ہونا چاہیئے۔ یہ کام انہیں سیاسئین کے لئے چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور جو کام وہ اسلامی اصولوں کے مطابق کانفرنسوں میں سرانجام دیں۔ وہ سیاسی نعرہ بازی سے آلودہ نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ خالص علمی اور ارشاد و اصلاح کے رنگ میں ہونا چاہیئے۔

اگر ہمارے علماء براہ راست سیاست میں حصہ لینے کی بجائے صرف وہ اصول وضع کریں جو اسلامی سیاست کے مقتضیات کو پورا کرتے ہیں تو یہ بھی کچھ کام ہے۔ لیکن آج اسلام کے بہت سے ایسے مسائل ہیں جن کو حل کرنے کے لئے علمائے اسلام کی علمیت اور محنت کی سخت ضرورت ہے۔ اگر وہ ان مسائل کو حل کرنے میں اپنا وقت صرف کریں تو اس سے نہ صرف اسلامی دُنیا کو فائدہ پہنچ سکتا ہے بلکہ دنیا میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں بھی بڑی مدد مل سکتی ہے۔

آج جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کئی بار اس طرف توجہ دلائی ہے یورپ ایک زندہ مذہب کی تلاش میں ہے جو اُن کی ترقی یافتہ ذہنیت کو متسلی کر سکے۔ جہاں تک اسلام کے اصولوں کا تعلق ہے نظری لحاظ سے وہ قرآن و سُنت میں موجود ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ آج کوئی اسلامی ملک ان کے سامنے ایسا نمونہ نہیں پیش کر سکتا جہاں وہ اصول کام کرتے ہوئے نظر آئیں۔

یہ درست ہے کہ اسلامی ممالک کو مغرب کے اقتصادی اور سیاسی چنگل سے رہائی دلانا اس وقت مسلمان اقوام کی ترقی کے لئے نہایت اہم کام ہے۔ اور سارے مسلمانوں کو اس کام میں لگ جانا چاہیئے۔ لیکن اس کام میں ہر شخص کو اپنے فرائض اور اپنی خاص قابلیت کے مطابق حصہ لینا چاہیئے۔ اور ہر ایک کو اپنے محاذ پر لڑنا چاہیئے۔ مثلاً مغربی تہذیب کے حملہ کو روکنا اور اس کے تباہ کن اثرات سے مسلمانوں کو بچانا اور اس محاذ پر اس کو شکست دینا بھی علمائے اسلام کا کام ہے۔ اور یہ اسی وقت سرانجام پا سکتا ہے جب ہمارے علماء سیاسیات سے بخنت ہو کر اس کو بطور اسلامی فریضہ کے اپنے ہاتھ میں لیں۔ اور اپنے اپنے حلقہ میں اسلامی معاشرہ کو رواج دینے کی کوشش کریں۔ افسوس ہے کہ آج اسلامی ممالک میں اس طرف بہت کم توجہ دی جا رہی ہے اور سارا انہماک سیاسیات میں ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے عوام کا کردار اور بھی بے راہ رو ہوتا چلا جا رہا ہے۔

آج اشتراکیت اور مغربی جمہوریت دونوں کی صورتوں میں الحاد مذہب پر نہایت منظم طور پر اور ہر طاقت کے ہتھیار سے مسلح ہو کر حملہ آور ہے۔ ان ہتھیاروں میں سے پرا پاگنڈہ نہایت کارگر ہتھیار ہے۔ جو مسلمانوں کی موجودہ بے دلی کی وجہ سے اسلامی دنیا کو کھائے چلا جاتا ہے۔ اس کا مقابلہ بے شک اسلام کر سکتا ہے۔ اور کرے گا۔ اور یقیناً فتحیاب ہوگا۔ مگر اسلام کے ہتھیار روحانی ہتھیار ہیں۔ اسلام نے بے شک زندگی کے ہر پہلو کے لئے قابلِ عمل اصول دیئے ہیں۔ لیکن یہ اصول اسی وقت کارآمد ہو سکتے ہیں جب ان کے پیچھے روحانی طاقت موجود ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ بے پناہ مادی طاقت کو صرف روحانی طاقت ہی شکست دے سکتی ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مؤرخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۵۸ء بروز دوشنبہ مکرم مقصود احمد خان صاحب سندھ جننگ فیکٹری کنری کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی مرحوم کا پوتا اور محترم شیخ غلام حسین صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور اسے نیک، صالح، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(بشارت احمد کراچی)

دعوتِ ولیمہ

مؤرخہ یکم جنوری ۱۹۵۹ء کو مکرم منشی پیر محمدؐ صاحب آف مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ نے ربوہ میں اپنے سب سے چھوٹے لڑکے محمدؐ ابراہیم صاحب پروپرائٹر "ربوہ آئرن سٹور" غلہ منڈی ربوہ کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں بہت سے دوست شریک ہوئے۔

محمدؐ ابراہیم صاحب کا نکاح ۲۹ دسمبر کو میاں امام الدین صاحب آف پیرکوٹ ثانی کی صاحبزادی بشریٰ بیگم کے ہمراہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا تھا۔

احباب کرام دُعا فرمائیں کہ خداوند کریم اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین۔

حضرت مسیح علیہ السلام کا مقام

تقریر محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

(۲)

اِس جواب سے حضرت مسیح علیہ السلام نے ان لوگوں کو بالکل لاجواب اور خاموش کر دیا۔ کیونکہ حضرت مسیحؑ نے زبور ۸۲ کی آیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے تئیں انہی معنوں میں خدا کا بیٹا قرار دیا جن معنوں میں الہامی کتابوں میں ان سے پہلے نبیوں کو خدا اور خدا کا بیٹا کہا گیا تھا۔ اگر کوئی شخص حضرت مسیح علیہ السلام کے ایسے صوفیانہ بیانات سے وحدت الوجود یا خدا کے حلول یا تجسم اختیار کرنے کا مسئلہ نکالنے یا حضرت مسیح علیہ السلام یا سابقہ انبیاء میں سے کسی کو حقیقی خدا یا خدا کا حقیقی بیٹا قرار دے تو یہ اس کی غلطی ہوگی۔ کیونکہ قرآنی بیان کے مطابق سب نبیوں نے اور خود حضرت مسیح علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح توحید کی تعلیم ہی دی تھی۔ چنانچہ قرآن سے پہلے کی مذہبی کتابوں میں بھی خدا کو قرآن مجید کے بیان کی طرح واحد اور یگانہ ہی قرار دیا گیا ہے۔ خود حضرت مسیح علیہ السلام کا قول انجیل مرقس $\frac{12}{29-30}$ میں یوں درج ہے کہ:۔

”اے اسرائیل! ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔ تو خداوند سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور ساری طاقت سے محبت رکھ۔“

حواریوں نے حضرت مسیح علیہ السلام سے یہی سبق لیا۔ چنانچہ حواری بیان کرتے ہیں:۔

سوا ایک کے اور کوئی خدا نہیں۔“

(کرنتھیوں $\frac{8}{4}$)

اتمت $\frac{6}{15-16}$ میں لکھا ہے:۔

”اس اکیلے سچے خدا کی تعریف وہ مبارک اکیلا حاکم بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند وہ اُس نور میں رہتا ہے جس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اسے کسی انسان نے نہیں دیکھا نہ دیکھ سکتا ہے۔ اس کی عزت اور سلطنت ابد تک ہے۔“

اس بیان سے ظاہر ہے کہ خدا تجسم اختیار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جسم دیکھا جا سکتا ہے مگر خدائے واحد دیکھا نہیں جا سکتا۔ قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے:۔

لا تُدرکہ الابصار و ھو یُدرِکُ الابصار و ھو اللطیف الخبیر

کہ آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ آنکھوں کا ادراک کرتا ہے (کیونکہ) وہ لطیف اور خبیر ہے یعنی تجسم سے پاک ہے۔“

حضرت مسیح علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے اپنا شہودی پیوند بیان کرنے کے لئے ہی صوفیانہ زبان میں فرمایا تھا:۔

”مَیں اور باپ ایک ہیں۔ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے۔“

(   )

اسی قسم کا پیوند خدا تعالیٰ سے اپنے مریدوں کا پیدا ہونے کے لئے بھی وہ یوں سفارش کرتے ہیں:۔

”تاکہ وہ سب ایک ہو جائیں جیسا کہ اے باپ تُو مجھ میں ہے اور مَیں تجھ میں۔ وہ بھی ہم میں ایک ہوں۔“

(یوحنا $\frac{17}{21 \text{ تا } 23}$)

حضرت مسیح علیہ السلام کو قرآن مجید نے کلمتہٗ القٰھا الیٰ مریم بھی قرار دیا ہے۔ کہ وہ خدا کا ایک کلمہ تھا جس کو خدا تعالیٰ نے مریم کی طرف الہام کیا۔ ان الفاظ میں حضرت مسیح کا یہ مقام بتانا مقصود ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کے ایک کلمہ یعنی پیشگوئی کے ماتحت پیدا ہوئے تھے۔ جو حضرت مریم علیہا السلام کو ان کی پیدائش سے پہلے القاء کی گئی تھی۔ یہ مقام بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلمۂ تمجید سے ان کی تقدیس فرمائی تھی۔ قرآن کریم بتاتا ہے کلمات اللہ کی کوئی حد بست نہیں۔ فرماتا ہے:۔

قل لو کان البحر مداداً لکلمٰت ربّی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمٰت ربّی۔

کہ اگر سمندر کو خدا کے کلمات لکھنے کے لئے سیاہی بنایا جائے تو سمندر ختم ہو جائے گا اور خدا کے کلمات پھر بھی ختم نہیں ہوں گے۔“

(سورہ کہف $\frac{11}{11}$ پارہ ۱۵)

پھر قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو رُوحٌ مِّنہُ کہہ کر اپنی پاکیزہ رُوحوں میں سے ایک رُوح بھی قرار دیا ہے۔ قرآن مجید کے نزدیک اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ خود خدا تھے بلکہ یہ معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں اپنی مملوکہ پاک روحوں میں سے ایک روح قرار دیکر ان کی تقدیس فرمائی ہے۔ خروج $\frac{35}{31}$ میں لکھا ہے:۔

”خداوند نے بضلی ایل کو.... حکمت اور فہم اور دانش اور سب طرح کی کاریگریوں میں روح اللہ سے معمور کیا۔“

اور اعمال $\frac{2}{17}$ میں یوایل نبی کی کتاب کے حوالہ سے لکھا ہے:۔

”خدا نے کہا آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ مَیں اپنی روح میں سے ہر فرد بشر پر ڈالوں گا اور تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں نبوّت کریں گی۔“

بادشاہِ مصر نے حضرت یوسف کے متعلق کہا:۔

”کیا ہم جیسا کہ یہ مرد ہے جس میں خدا کی روح ہے پا سکتے ہیں۔“

یوسف علیہ السلام کے متعلق خدا تعالیٰ نے بادشاہِ مصر کے اِس خیال کو رد نہیں فرمایا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کے متعلق فرشتوں کو فرماتا ہے:۔

فاذا سوّیتہٗ و نفختُ فیہ من روحی فقعوا لہٗ سٰجدین۔

کہ جب مَیں آدم کو کامل کر کے اپنی رُوح اس میں پھونکوں تو تم اس کے لئے خدا کے حضور سجدے میں گر جانا۔“

پس آدم علیہ السلام دُنیا میں قرآنی بیان کے مطابق پہلے روح اللہ تھے۔ مگر وہ صرف اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اور اس کے ایک پیغامبر ہی تھے نہ کہ خدا۔ پس حضرت مسیح علیہ السلام کو رُوحٌ مِّنہُ کہنے سے بھی قرآن مجید کا یہ مقصود نہیں کہ وہ بشر رسول سے کوئی بالا ہستی ہے۔ بلکہ صرف یہ بتانا مقصود ہے۔ کہ وہ خدا کے نیک، پاک اور برگزیدہ بندوں میں سے ایک مقدس اور برگزیدہ ہستی تھے۔ وہ بشر رسول سے بالا ہستی رُوح اللہ ہونے کی وجہ سے اس لئے نہیں کہلا سکتے کہ قرآن مجید میں دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی شان میں فرمایا ہے:۔

ما المسیح ابن مریم الا رسولٌ قد خلت من قبلہ الرُّسُلُ و اُمّہٗ صدّیقۃ کانا یاکلان الطّعام۔

(سورۃ مائدہ ع $\frac{10}{7-6}$)

کہ مسیح بن مریم صرف اللہ کے ایک رسول یعنی پیغامبر تھے۔ ان سے پہلے بھی رسول ہی دُنیا کی ہدایت کے لئے آتے رہے ہیں یعنی استقراء تام بتاتا ہے کہ رسول سے بالاتر شخصیت پہلے کبھی دُنیا میں مذہبی ہدایت اور راہنمائی کے لئے نہیں آئی۔ اس استقراء سے یہ بتانا مقصود ہے کہ خدا اس سے پہلے مجسم ہو کر کبھی دنیا میں نہیں آیا۔ لہٰذا وہ حضرت مسیحؑ کے وقت بھی مجسم نہیں ہوا۔ آگے فرماتا ہے مسیحؑ کی ماں صدیقہ تھیں۔ یعنی ان کا عورت کے بطن سے پیدا ہونا جو خدا کی زوجہ نہیں ثابت کرتا ہے کہ وہ خدا کا حقیقی بیٹا نہ تھے۔ پھر آگے فرمایا ہے کہ وہ ماں بیٹا دونو کھانا کھایا کرتے تھے۔ گویا دونو اِس جہان میں اپنی زندگی اور بقاء کے لئے انسانوں کی طرح کھانے کے محتاج قرار دیئے گئے ہیں اور خدا تعالیٰ ہر احتیاج سے پاک ہے لہٰذا وہ دونو معبود نہیں ہو سکتے۔

پھر حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید میں بتایا گیا ہے کہ جب وہ پہلی دفعہ قوم کے سامنے پیش ہوئے اور انہوں نے قوم سے اپنا تعارف کرایا تو فرمایا:۔

”انّی عبد اللّٰہ اٰتانی الکتٰب وجعلنی نبیًّا۔ وجعلنی مبارکًا اینما کنتُ و اوصانی بالصلوٰۃ والزّکوٰۃ ما دُمتُ حیًّا۔ وبرًّا بوالدتی و لم یجعلنی جبارًا شقیًّا۔

(سورۃ مریم $\frac{2}{24}$)

کہ مَیں یقیناً خدا کا ایک بندہ ہوں۔ اُس نے مجھے اپنی کتاب کا علم دیا ہے اور نبی بنایا ہے۔ اور مجھے جہاں کہیں مَیں ہوں بابرکت وجود بنایا ہے اور مجھے نماز اور زکوٰۃ یعنی اپنی عبادت اور پاکیزہ کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور مَیں اپنی ماں کا فرمانبردار ہوں۔ اور مجھے خدا نے زبردستی کرنے والا اور بدبخت نہیں بنایا۔ (یعنی منکسر المزاج اور خوش نصیب بنایا ہے) شقی کے مقابلہ میں عربی زبان میں سعید کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اس جگہ حضرت مسیحؑ سے شقاوت کی نفی سے ان کے سعادت پانے کا اظہار مقصود ہے مگر سعادت کا تعلق صرف ذوی العقول بندگانِ خدا سے ہوتا ہے۔ اس لئے خدا کے لئے سعید کا لفظ نہیں بول سکتے۔

قرآن کریم نے خدا کا حقیقی بیٹا ہونے کے خیال کو صرف سورۃ اخلاص کے الفاظ ”لَمْ یَلِدْ“ میں ہی منافی توحید قرار

نہیں دیا بلکہ ایک دوسرے مقام پر بڑے Appealing اور مدلل طریق سے فرمایا ہے۔ "انیٰ یکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ۔" کہ خدا کے بیٹا کیسے ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس کی کوئی بیوی ہی موجود نہیں۔ کسی شخص کا حقیقی بیٹا ہونے کے لئے اس شخص کے لئے بیوی کا وجود ضروری ہے۔ اور جو شخص اپنی بیوی کے بطن سے پیدا نہ ہو اس پر صرف مجازاً اور استعارۃً یعنی اس سے پیار کے اظہار کے لئے تو بیٹے کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ مگر حقیقی معنوں میں اس کے لئے اس لفظ کا اطلاق محال ہے۔ پس حضرت مسیح حقیقی معنوں میں خدا کا بیٹا نہ تھے بلکہ حقیقت میں وہ عبداللہ یعنی خدا کے بندے تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام کی یہ شان اور مقام بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"لن یستنکف المسیح ان یکون عبداً للہ ولا الملٰئکۃ المقربون"۔

کہ مسیح علیہ السلام آئندہ یعنی قیامت کو اس بات سے ہرگز انکار نہیں کریں گے کہ وہ خدا کا بندہ ہیں۔ اور نہ ہی مقرب فرشتے اس امر سے انکار کریں گے۔ کہ وہ خدا کے بندے ہیں۔ پس قرآن مجید کے اس بیان کی رو سے نہ مقرب فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں۔ اور نہ حضرت مسیحؑ خدا کا حقیقی بیٹا تھے۔ قیامت کے دن ان کے عبداللہ (خدا کا بندہ) ہونے کا اعتراف حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف سے ایک سوال کے جواب کے طور پر یوں بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ مائدہ کے آخری رکوع میں فرماتا ہے:۔

"واذ قال اللہ یا عیسے ابن مریم أانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللہ قال سبحانک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق۔ ان قلت قلتہ فقد علمتہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب ما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی وربکم وکنت علیھم شھیداً ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شئی شھید۔ ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم۔

ترجمہ:۔ جب اللہ تعالیٰ نے کہے گا (یعنی قیامت کو) اے عیسے بن مریم کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو معبود اللہ کے سوا مانو تو مسیح جواب دے گا۔ تو پاک ہے (اس سے کہ تیرا کوئی شریک ہو) میری یہ شان نہیں ہے کہ میں ایسی بات کہتا جس کا مجھے حق نہیں تھا۔ اگر میں نے ایسا کہا ہے۔ تو تو اسے جانتا ہے۔ تو میرے نفس کی بات کو جانتا ہے۔ اور میں تیرے نفس کی بات نہیں جانتا۔ بے شک تو غیبوں کا خوب جاننے والا ہے۔ میں نے انہیں وہی بات کہی تھی۔ جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور میں ان پر نگران رہا۔ جب تک میں میں رہا۔ پس جب تو نے مجھے وفات دے دی۔ تو تو ہی ان پر نگران تھا۔ اور تو ہر چیز کا مسلسل نگران ہے۔ اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

یہ آیات بتاتی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام قیامت کے دن اپنی زندگی میں یہ تعلیم دینے سے اپنی برأت کا اظہار کریں گے کہ مجھے اور میری ماں کو معبود مانا جائے اور اپنے عالم الغیب ہونے کی بھی نفی کریں گے۔ اور اپنے بالمقابل خدا تعالیٰ کو عالم الغیب قرار دیں گے۔ اور یہ بیان بھی دیں گے کہ میں انہیں اپنی زندگی بھر یہی تعلیم دیتا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور میں اپنی زندگی میں ان کی نگرانی کرتا رہا ہوں یعنی میری زندگی میں اور میرے علم ذاتی میں مجھے اور میری والدہ کو معبود نہیں بنایا گیا۔ جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ تو پھر میری نگرانی ختم ہو گئی۔ اگر کوئی میری وفات کے بعد ایسے غلط عقائد اختیار کرے تو میں اس سے بری الذمہ ہوں۔ کیونکہ میری زندگی میں یہ عقیدہ کہ میں اور میری والدہ دونوں معبود ہیں اختیار نہیں کیا گیا۔ اگر کسی نے ایسا عقیدہ اختیار کیا ہے۔ تو میری وفات کے بعد اختیار کیا ہوگا۔

یہ آیت صاف بتاتی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی میں انہیں اور ان کی والدہ کو معبود ماننے کا عقیدہ اختیار نہیں کیا گیا۔ بلکہ ان کی وفات کے بعد ہی ایسا عقیدہ بعض لوگوں نے اختیار کیا ہے۔ جس سے حضرت مسیح علیہ السلام کو قیامت کے دن کوئی ذاتی واقفیت نہیں ہوگی۔ قرآن مجید بتاتا ہے کہ یہ عقیدہ قرآن مجید کے نزول سے پہلے پیدا ہو چکا تھا۔ اسی لئے اس نے فرمایا

لا تقولوا ثلاثۃ انتھوا خیراً لکم۔

کہ یہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں اس سے باز آجاؤ کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

انجیل شریف میں حضرت مسیح علیہ السلام نے جو اپنی دوبارہ آمد کی پیشگوئی فرمائی ہے اس پر اس آیت سے جو وفات کے ذکر پر مشتمل ہے یہ روشنی پڑتی ہے کہ وہ پیشگوئی اصالتاً نہیں بلکہ کسی بروز کے ذریعہ ہی پوری ہوگی۔ کیونکہ قرآن مجید کی تعلیم کی رو سے کسی کی اپنی وفات کے بعد اصالتاً رجعت قیامت کے دن سے پہلے محال ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ زمر میں فرماتا ہے:۔

اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضی علیھا الموت ویرسل الاخریٰ۔

یعنی اللہ تعالیٰ روحوں کو جب موت کے وقت قبض کرتا ہے تو انہیں واپس نہیں فرماتا۔ اسی لئے ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی کو کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم یا فامکم منکم۔ (بخاری و مسلم) کے الفاظ میں بیان کر کے اسے ایک امتی فرد قرار دیا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود کو صرف استعارۃً ہی ابن مریم کا نام دیا ہے۔

ایسی ہی ایک پیشگوئی کا فیصلہ خود حضرت مسیح علیہ السلام دے چکے ہیں۔ ایلیا نبی کے بارے میں پرانی مذہبی کتابوں میں لکھا تھا کہ وہ رتھ سمیت آسمانوں پر چلے گئے ہیں۔ (۲ سلاطین $\frac{2}{11}$)

پھر ملاکی نبی نے یہ پیشگوئی فرمائی کہ خداوند ہولناک دن کے آنے سے پہلے (یعنی مسیح کی آمد سے پہلے ایلیا کو دوبارہ بھیجے گا۔ (ملاکی $\frac{4}{5}$)

حضرت مسیح علیہ السلام نے فیصلہ دیا کہ یہ پیشگوئی ذکریا کے بیٹے یوحنا کے وجود میں پوری ہو گئی ہے۔ چنانچہ یوحنا کو ایلیا کی دوبارہ آمد کا مصداق قرار دیا دیکھو متی $\frac{11}{14}$ نیز فرمایا۔۔ "لیکن میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ ایلیا تو آچکا اور انہوں نے ان کو نہ پہچانا بلکہ جو چاہا اسکے ساتھ کیا۔ اسی طرح ابن آدم بھی ان کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔" (متی $\frac{17}{12}$)

اسی طرح اپنی آمد ثانی کے متعلق فرماتے ہیں خدا کی بادشاہت ظاہری طور پر نہ آئیگی (لوقا $\frac{17}{20}$) نیز فرماتے ہیں:۔ "اب سے مجھے ہرگز نہ دیکھو گے جب تک یہ نہ کہو گے کہ مبارک وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔" (متی $\frac{23}{39}$)

خداوند یعنے آقا سے مراد حضرت مسیح علیہ السلام کا وجود ہے۔ مسیح کے نام پر آنے والے کو مبارک قرار دیکر حضرت مسیح علیہ السلام نے بروزاً اپنا ہی وجود قرار دیا ہے۔ کیونکہ بتایا ہے آپکے اس ہمنام کو دیکھنے والا گویا خود مسیح کو دیکھ لے گا اس سے ظاہر ہے حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی ان کے ایک مثیل کے وجود سے وابستہ تھی

حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش قرآن و انجیل کے بیان کے مطابق بلا باپ ہوئی تھی۔ قرآن مجید میں ہے کہ جب فرشتے نے حضرت مریمؑ کے ہاں جو کنواری تھیں بیٹا ہونے کی خبر دی۔ تو وہ پکار اٹھیں "انی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر ولم اک بغیاً" (سورۃ مریم) کہ میرے لڑکا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ بشر نے مجھے نہیں چھوا یعنی میں کنواری ہوں اور بدکار بھی نہیں اس پر فرشتے نے کہا۔ کذالک۔ قال ربک ھو علی ھین کہ بات اسی طرح ہے جس طرح تو کہتی ہے کہ تو کنواری بھی ہے اور بدکار بھی نہیں اور خدا نے کہا ہے ان دونوں صورتوں کے ہوتے ہوئے تیرے ہاں ایسے بیٹے لڑکے کا پیدا کرنا آسان امر ہے۔ اس پر حضرت مریمؑ حاملہ ہو گئیں۔ پھر بعد میں حضرت مسیح پیدا ہوئے۔ مسیح کا بن باپ پیدا ہونا ایک عجوبہ تھا اور غیر معمولی واقعہ تھا۔ اس سے یہ غلط فہمی پیدا ہو سکتی تھی کہ شاید خدا تعالیٰ ان کا حقیقی باپ ہو۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے اس کا ازالہ یوں فرمایا ہے کہ:۔

ان مثل عیسے عند اللہ کمثل ادم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون (آل عمران $\frac{6}{4}$)

کہ پیدائش میں) عیسے کی مثال بالکل آدم کی سی ہے اس نے اسے مٹی سے پیدا کیا پھر اسے کن کہا تو وہ وجود میں آجاتا ہے۔

اس آیت میں بتایا ہے آدم علیہ السلام کی پیدائش بھی مسیح کی پیدائش کے مشابہ ہے بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ اس سے بھی زیادہ عجیب اور غیر معمولی رنگ رکھتی ہے کیونکہ آدم کی پیدائش میں باپ کے علاوہ ماں بھی معدوم ہے۔ اسی بنا پر انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کا شجرہ نسب بیان کرتے ہوئے آدمؑ کو خدا کا بیٹا قرار دیا گیا ہے۔ صرف ان معنوں میں کہ خدا تعالیٰ آدم کی پیدائش علت تھا نہ ان معنوں میں کہ آدم علیہ السلام خدا کے حقیقی بیٹا تھے۔ (باقی)

ہفتہ تحریک وصیّت

از مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ

نظام وصیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم کردہ ہے۔ اور اس نظام کو حضور نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت قائم اور جاری فرمایا ہے۔ اس میں شامل ہونے والوں کے لئے علاوہ تقویٰ و طہارت اور عملی و اعتقادی پاکیزگی کے یہ ضروری شرط ہے کہ وہ اپنی جائیداد اور اپنی ماہوار یا سالانہ آمدنی کہ جس پر ان کا گزارہ ہو دسویں حصے سے لے کر تیسرے حصے تک کی وصیت ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ" اور دیگر مصارف ضروریہ کے لئے کریں۔ چنانچہ فرمایا

"خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔" (الوصیت)

پھر فرمایا:-

"اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا انزل فیھا کل رحمۃ۔ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتار دی گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔" (الوصیت)

اور پھر فرمایا:

"اگر کوئی صاحب دسواں حصہ جائیداد کی وصیت کریں اور اتفاقاً ان کی موت ایسی ہو کہ مثلاً کسی دریا میں غرق ہو کر ان کا انتقال ہو یا کسی اور ملک میں وفات پاویں جہاں سے میت کا لانا متعذر ہو تو ان کی وصیت قائم رہے گی اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہی ہو گا کہ گویا وہ اسی قبرستان میں دفن ہوئے۔ اور جائز ہو گا کہ ان کی یادگار میں ایک کتبہ اسی قبرستان میں یا پتھر پر لکھ کر نصب کیا جائے اور اس پر یہ واقعات لکھے جائیں۔" (ضمیمہ الوصیت)

غرض اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل اور احسان ہے جو اس نے اپنے ان بندوں پر نازل فرمایا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حلقہ بیعت میں شامل ہیں اور حضور کے تمام دعاوی پر صدق و صفا کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں۔ اس وقت اکناف عالم میں حضور کے متبعین لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ مگر وصیت کرنے والے پندرہ ہزار سے کچھ ہی زیادہ ہیں یہ بات ہر اس احمدی مرد اور عورت کے لئے غور اور فکر کرنے والی ہے جس نے ابھی وصیت نہیں کی مگر اپنے گذارہ کے لئے کچھ نہ کچھ ماہوار یا سالانہ کی صورت یا کچھ نہ کچھ جائداد رکھتا ہے کہ وہ کیوں اس وقت تک نظام وصیت سے باہر ہے اور کیوں اس نے وصیت نہیں کی۔ لاکھوں کی جماعت سے پندرہ ہزار کے قریب موصیوں کا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ شاید جماعت کے ذمہ دار اراکین اور امراء اور صدر صاحبان نے مسئلہ وصیت کی اہمیت کو پورے طور پر جماعت کے سامنے نہیں رکھا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ پر یہ گمان نہیں کیا جا سکتا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر دیوانہ وار لبیک کہنے میں تذبذب اور تامل اختیار کرے اسی خیال کے ماتحت مجلس مشاورت منعقدہ ۱۹۵۵ء میں موصیوں کی تعداد میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ

(۱) سال میں ایک ہفتہ تحریک وصیت منایا جائے

(۲) امراء و صدر صاحبان مقامی طور پر وصایا کی پرزور تحریک کریں۔

(۳) جلسہ سالانہ پر بذریعہ وفود وصیت کی تحریک کی جائے۔

اس فیصلہ کے مطابق گذشتہ تین سالوں سے "ہفتہ تحریک وصیت" منایا جا رہا ہے اور اس سال بھی اس تحریک کے لئے فروری کا چوتھا ہفتہ (۲۲ تا ۲۸ فروری) مقرر کیا جاتا ہے۔ اس ہفتہ میں ہر موصی اور عہدہ دار مقامی جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ وصیت کی غرض و غایت اور برکات و فوائد اپنے غیر موصی احباب اور رشتہ داروں کے ذہن نشین کرا کر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء مبارک کے مطابق وصیت کرنے کی پر زور تحریک کریں۔ اس سلسلہ میں جماعت کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور لجنات اماء اللہ کی صدر صاحبات سے مجلس کارپرداز یہ درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ الوصیت اور اس کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر "نظام نو" کے روزانہ درس کا انتظام اس طریق پر فرمائیں کہ ان دونوں کتابوں کے مضامین سے ہر موصی اور غیر موصی یکساں طور پر فروری کا تیسرا ہفتہ ختم ہونے سے قبل واقف و آگاہ ہو جائے گا تا چوتھے ہفتہ میں عملی جدوجہد میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جائے۔

اوّل۔ غیر موصی اصحاب و مستورات کو وصیت کرنے کی تحریک کی جائے خواہ وہ ملازم پیشہ ہوں یا تاجر پیشہ یا زمیندار ہوں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس تحریک کا اصل مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن مجید اور امداد بیوگان و یتامیٰ ہے نہ کہ محض اموال کا جمع کرنا۔ لیکن ہم اپنے ان فرائض سے کما حقہٗ عہدہ برآ نہیں ہو سکتے جب تک متمول اور صاحب جائداد احباب نظام وصیت میں کثرت کے ساتھ شامل نہ ہوں۔ پس ضروری ہے کہ ان فرائض کو بجا لانے کے لئے نہ صرف متوسط الحال اصحاب کو ہی بلکہ خوشحال اور حیثیت والے احباب کو بھی اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کے لئے زور سے ترغیب و تحریص دلائی جائے۔

دوم:- حصہ آمد اور حصہ جائداد کے تیسرے اور پانچویں موصیوں کو یہ تحریک کی جائے کہ وہ اپنی وصیتوں کے معیار میں اضافہ کریں یعنی حسب توفیق ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۹ کی اور ۱/۹ کی بجائے ۱/۸ کی وصیت کریں وعلیٰ ہذا القیاس ۱/۳ تک۔

سوم:- جن احباب کی وصایا بوجہ بقایا دار ہونے کے کسی وقت منسوخ ہو چکی ہیں ان کو سمجھایا جائے کہ وہ پہلے بقایا ادا کر کے اپنی وصایا کو بحال کرانے کی کوشش کریں۔

چہارم۔ اگرچہ قاعدہ یہی ہے۔ کہ منقولہ جائداد کی وصیت کا حصہ بھی موصی کی وفات کے بعد اس کے ورثاء ادا کریں۔ لیکن ترغیب دلائی جائے کہ منقولہ جائداد (مثلاً مستورات کے زیور اور مہر اور نقد روپیہ) کا حصہ وصیت اپنی زندگی میں ادا کر دیں۔

پنجم:- حصہ آمد کے موصی احباب پر سلسلہ کی روز افزوں ضروریات کے پیش نظر زور دیا جائے کہ وہ آمد کا ماہوار حصہ بشرح صدر اور باقاعدگی کے ساتھ ادا کر کے اپنے مقررہ بجٹوں کو پورا کریں اور اس کے ساتھ ہی اگر ان کے ذمہ سالہائے گذشتہ کا کچھ بقایا ہو تو اسے بھی جلد ادا کرنے کی فکر کریں۔ خواہ وہ مالی سال کے اختتام سے قبل یکمشت ادا کریں اور خواہ ناموافق حالات کی صورت میں مجلس کارپرداز سے منظوری لے کر مناسب اور معقول اقساط کے ساتھ اپنا حساب صاف کریں۔

جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور لجنہ اماء اللہ کی صدر صاحبات سے بھی گذارش ہے کہ اس تحریک کے سلسلہ میں ان کی مساعی کے جو بھی نتائج برآمد ہوں ان کی اطلاع ۲۸ فروری کے معاً بعد بہت جلد دفتر وصیت کو دیکر ممنون فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کے لئے استانیوں کی ضرورت

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول میں بچوں کو تعلیم دینے کے لئے دو تین استانیوں کی ضرورت ہے، جن کو چھوٹے بچوں کو پڑھانے کا تجربہ ہو۔ قابلیت ایف اے سی ٹی جے ایس یا میٹرک جے اے وی ہو۔ صرف میٹرک پاس درخواستوں پر بھی غور کیا جائے گا۔ درخواستیں جلد از جلد ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے نام مع جملہ کوائف بھجوائی جائیں۔ سکول سات جنوری سے کھل رہا ہے۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

سینما بینی کی لعنت سے نوجوانوں کو بچائیں

موجودہ زمانہ میں گذشتہ زمانہ کی نسبت بہت بڑھ چڑھ کر بے دینی بڑھانے والی مخرب الاخلاق چیزیں پیدا ہو گئی ہیں۔ سینما بھی انہی چیزوں میں شامل ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ ۱۴ ستمبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ حضور نے اس خطبہ میں گانے بجانے کی عادت اور اس کے نقصانات جو اقوام کو پہنچے ہیں نہایت مؤثر الفاظ میں بیان فرمائے ہیں۔ سینما بینی کی لعنت سے چھڑانے کے لئے حضور نے تحریک جدید کے مطالبات میں سے پہلا مطالبہ رکھا تھا جو سادہ زندگی کا مطالبہ تھا۔ اور اس میں سینما اور تماشے بھی شامل فرمائے تھے۔۔۔

- - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - چنانچہ کتاب مطالبات تحریک جدید کے صفحہ ۴۷ پر اس کا ذکر ہے۔ اس ضمن میں حضور فرماتے ہیں:

(۱) اس کے متعلق میں جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی سینما۔ سرکس۔ تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشے میں بالکل نہ جائے۔ اور اس سے بکلی پرہیز کرے۔ ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت سمجھتا ہے۔ اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا جائز نہیں۔"

(۲) نیز حضور فرماتے ہیں:۔

سینما کے متعلق میری رائے ہے کہ نقصان دہ چیز ہے۔ موجودہ فلموں کو دیکھنا ملک اور اس کے اخلاق کے لئے مہلک ہے۔ اس لئے قطعاً ممنوع ہونا چاہیئے۔ مگر میں ہمیشہ کے لئے اس کی ممانعت نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ حرمت کی صورت ہو جاتی ہے فی الحال ضرورت دینی کے لحاظ سے اس کی ممانعت کرتا ہوں۔"

پس سینما اپنی ذات میں بُرا نہیں۔ بلکہ اس زمانہ میں اس کی جو صورتیں ہیں وہ مخرب الاخلاق ہیں۔ اگر کوئی فلم کلی طور پر تبلیغی ہو یا تعلیمی ہو اور اس میں کوئی حصہ تماشہ وغیرہ کا نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ میری یہی رائے ہے۔ کہ تماشہ تبلیغی بھی جائز نہیں ہے نیز فرماتے ہیں:۔

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے۔ اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف گھرانوں کی لڑکیوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے۔ اور سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرا منع کرنا تو الگ رہا۔ اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے نفرت کرنی چاہیئے۔ (مطالبہ ۳۴ تا ۳۵)

اس اقتباسات سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ سینما کے متعلق سلسلہ احمدیہ کی کیا رائے ہے اور کہ جماعتوں کو چاہیئے کہ نوجوانوں کو بار بار اس کی قباحت بتائی جائے اور اس سے روکا جائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ۔ ربوہ)

ثواب کا ثواب اور فائدے کا فائدہ

سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا تھا کہ:

"جہاں جہاں شہری جماعتیں پائی جاتی ہیں۔ وہاں دوستوں کو ایجنسیاں قائم کرنی چاہئیں اور الفضل کی اشاعت بڑھانے میں مدد کرنی چاہیئے۔"

(الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۴۹ء)

آپ اپنے شہر میں الفضل کی ایجنسی قائم کیجئے۔ اس طرح ایک تو آپ کو اپنے مقدس امام کے ارشاد پر عمل کرنے کی سعادت حاصل ہو گی۔ اور دوسرے الفضل کا پرچہ بھی ڈاک کے مقابلہ پر ایجنسی کے ذریعہ ایک دن پہلے آپ کو پہنچ جائے گا۔ اور آپ کو ثواب کا ثواب اور فائدے کا فائدہ حاصل ہو جائے گا۔

(مینیجر الفضل)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ مورخہ ۲۹ ردسمبر ۱۹۵۸ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کے بیٹے عزیز نعیم احمد وسیم کا نکاح صادقہ قمر ہاشمی بنت سید محمد صادق علی شاہ صاحب بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر مسجد مبارک میں پڑھا۔ بزرگان سلسلہ، درویشان قادیان اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس نکاح کے ہر دو خاندانوں۔ فریقین اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کی دعا فرما دیں۔

(خاکسار حاجی محمد الدین درویش۔ قادیان)

۲۔ میاں کرم الٰہی صاحب پسر میاں فضل الٰہی صاحب پراچہ کا نکاح بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر نسیمہ خاتون صاحبہ دختر میاں عبدالغنی صاحب پراچہ سے بتاریخ ۲۷ر نومبر ۱۹۵۸ء بھیرہ میں میاں فضل کریم صاحب وکیل نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ نکاح جانبین کے لئے موجب برکت ہو۔

(منظور الٰہی پراچہ)

جامعہ احمدیہ کی ضرورت

تعلیم کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ طلباء کی بہتر تربیت کے لئے عمدہ ماحول بے حد ضروری ہے یہ ماحول معنوی بھی ہوتا ہے اور ظاہری بھی۔

جامعہ احمدیہ کے واقفین سلسلہ کے نمائندہ ہیں۔ ان سفراء کی عمدہ تربیت ایک خاص ماحول کی مقتضی ہے۔ اور یہ ماحول ہم سب نے مل کر پیدا کرنا ہے۔ یوں تو سلسلہ کے تمام ادارے امداد باہمی کی بنیاد پر ہی چل رہے ہیں۔ لیکن یہ ادارہ تو خالص قوم کی توانائی کا مظہر ہے۔

لیکن مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں کہ ابھی تک جس قسم کا ماحول اس ادارہ کو درکار ہے۔ ہمیں حاصل نہیں۔ طلباء کے لئے صحیح عمارت میسر نہیں۔ کچی عمارت کا ایک حصہ تو برسات میں بالکل گر چکا ہے۔ اور عزیز طلباء کو رہائش کی سخت دقت ہے۔ ایسے حالات میں میں احباب جماعت کے سامنے یہ اپیل لے کر آیا ہوں کہ سلسلہ کی اس عمارت کی تکمیل کے لئے ابھی آپ کی مساعی کی بے حد ضرورت ہے۔

اس سے پہلے جامعہ احمدیہ کی عمارت کے لئے بعض مخیر احباب نے پورے پورے کمرے کا خرچ دیا ہے۔ اور بعض نے اپنی استطاعت کے موافق گرانقدر عطیات ارسال فرمائے ہیں لیکن ابھی آپ کا یہ عزیز ادارہ اپنی تکمیل کے لئے آپ کی کوششوں کا مرہون منت ہے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

محمد صدیق صاحب آف ڈیروالہ ڈسکہ کے قریب ایک موٹر اور ٹانگہ کے حادثہ میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(مستری محمد ابراہیم ڈیروالہ ضلع سیالکوٹ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میری نانی جان صاحبہ اہلیہ صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب پنشنر کچھ عرصہ سے لاہور میں زیادہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے انکی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منصور احمد ظفر ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول شورکوٹ)

۲۔ میری بیوی عرصہ دراز سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

(مرزا عبدالغنی احمدی بھارت نگھو لاہور)

۳۔ خاکسار عرصہ سے کانوں اور سر کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(ایم غلام محمد ٹیلر ماسٹر)

۴۔ میرے بہنوئی ماسٹر خدا بخش صاحب کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی سرگودہا دمہ کی بیماری کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمادے۔

(احمد شفیع قریشی ایجنٹ بناسپتی درجہ اول میانوالی)

میکسیکو کی ماہی گیر کشتیوں پر گوئٹے مالا کے طیاروں کی بمباری

میکسیکو کی طرف سے چوبیس گھنٹے کے اندر معافی مانگنے کا مطالبہ

گوائٹے مالا ۲ر جنوری۔ گوائٹے مالا کی فضائیہ کے طیاروں نے کل بحرالکاہل کے ساحلی علاقے میں بمباری کر کے "قزاقوں" کی دو کشتیوں کو ڈبو دیا اور تیسری کو شدید نقصان پہنچایا۔ وزارت دفاع کے اعلان میں جانی نقصانات کی تفصیل نہیں بتائی گئی۔ اور یہ بتایا گیا کہ یہ کشتیاں کس ملک کی تھیں۔

اعلان کے مطابق یہ کشتیاں گوائٹے مالا کے علاقے میں ناجائز طور پر مچھلیاں پکڑ رہی تھیں۔ ان پر بمباری کا حکم صدر گوائٹے مالا نے دیا تھا۔

دریں اثنا میکسیکو کی وزارت خارجہ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ کل متعدد طیاروں نے جو بظاہر گوائٹے مالا کی فضائیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ میکسیکو کی مچھلیاں پکڑنے والی کشتیوں پر مشین گنوں سے فائرنگ کر کے ایک کشتی کے کپتان کو ہلاک اور متعدد ماہی گیروں کو مجروح کر دیا ہے۔

اعلان میں اس مقام کا ذکر نہیں کیا گیا۔ جس جگہ حملہ ہوا تھا۔ لیکن غیر سرکاری حلقوں کی اطلاع کے مطابق یہ حملہ سیلینا کروز کی بندرگاہ کے جنوب میں میکسیکو کے سمندری علاقے میں کیا گیا۔ اور اس میں گوائٹے مالا کے چار لڑاکا طیاروں نے حصہ لیا۔ جس کشتی کو نقصان پہنچا ہے۔ وہ گوائٹے مالا کی ایک بندرگاہ پر لنگر انداز ہوئی۔ اس کے عملے کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔

میکسیکو کے ایک ذمہ دار لیڈر نے کہا ہے کہ اگر گوائٹے مالا کی حکومت نے چوبیس گھنٹے کے اندر اپنے اس اقدام پر معذرت نہ کی۔ تو میکسیکو اس سے اپنے سفارتی تعلقات منقطع کرے گا۔ اس لیڈر نے کہا ہے کہ حقائق خواہ کچھ کیوں نہ ہوں۔ گوائٹے مالا کا یہ جارحانہ اقدام غیر قانونی ہے۔ اور اس کا مؤثر جواب دینے کی ضرورت ہے۔

سال نو سے خروشیف کی توقعات

واشنگٹن ۲ر جنوری روسی وزیراعظم مسٹر نکیتا خروشیف نے اپنے سال نو کے پیغام میں امید ظاہر کی ہے کہ ۱۹۵۹ء میں امن کے تحفظ کے امکانات خاصے روشن ہیں۔ مسٹر خروشیف نے یہ پیغام ایک امریکی براڈ کاسٹنگ کمپنی کو دیا۔ اس میں انہوں نے مزید کہا کہ امن کا مستقبل امریکہ اور روس کے عوام کے ہاتھوں میں ہے۔ اور اب یہ فیصلہ کرنا انہی کا کام ہے کہ آیا ایک نئی جنگ کا خطرہ بدستور انسانیت کے سر پر منڈلاتا رہے یا بنی نوع انسان جنگ کے اندیشے سے نجات پا کر امن اور اطمینان کا سانس

شہری جائداد کے ٹیکس کے متعلق وضاحت

لاہور ۲ جنوری آج ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آج کے اخبارات میں شائع شدہ خبر سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ کسی بھی ایسی شہری جائداد پر پراپرٹی ٹیکس نہیں لگے گا جس میں مالک خود رہتا ہو۔ یہ تاثر صحیح نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شہری جائیداد غیر منقولہ کے ٹیکس ایکٹ ۱۹۵۸ء دفعہ ۳-۰۰۰ (۱) میں واضح کر دیا گیا ہے کہ ایسے مکانات محصول سے مستثنیٰ ہوں گے۔ جن میں مالک مکان خود رہائش پذیر ہوں۔ اور اس مکان کی سالانہ تشخیص مالیت ۲۴۰ روپے سے زائد نہ ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ مکان کے کسی حصے میں مالک مکان کے علاوہ کوئی کرایہ دار نہ رہتا ہو۔

حیدرآباد میں ایٹمی طبی ریسرچ

حیدرآباد ۲ر جنوری اگلے روز یہاں پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر نذیر احمد نے بتایا کہ عنقریب حیدرآباد میں ایک ایٹمی طبی ریسرچ گاہ قائم کی جائے گی جہاں ریڈیو ایکٹو آئی سوٹوپ کی مدد سے جراحی اور دوسرے علاج معالجے کا جدید سائنٹفک طریقوں پر ریسرچ کا کام کیا جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت کراچی۔ لاہور ڈھاکہ اور ملتان میں ایٹمی تجربہ گاہیں قائم کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ جلد ہی بغداد سے معاہدہ بغداد کے تحت قائم کئے گئے۔ اٹامک انرجی سنٹر سے متعلقہ سامان کو بھی کراچی منتقل کر دیا جائے گا۔

بھارت میں پولیس کی فائرنگ سے ایک ہلاک

نئی دہلی ۲ر جنوری۔ جنوبی بھارت کے ایک شہر نیلور میں کل مظاہرین کے ایک گروہ پر فائرنگ سے ایک شخص ہلاک ہوا اور پانچ افراد زخمی ہوئے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ ان افراد کے حق میں مظاہرہ کر رہے تھے۔ جنہوں نے چاول کی روز افزوں قیمت کے خلاف احتجاج کے لئے بھوک ہڑتال کر دی ہے۔

شیخ محمد عبداللہ امتناعی قانون کے تحت نظر بند نہیں رہے

ٹائمز آف انڈیا کے خلاف توہین عدالت کا مقدمہ چلانے کی درخواست

نئی دہلی ۲ر جنوری باخبر حلقوں سے موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیراعظم شیخ محمد عبداللہ اب امتناعی نظر بندی کے قانون کے تحت نظر بند نہیں رہے ہیں۔ لیکن انہیں بدستور عدالتی حوالات میں رکھا گیا ہے۔

جموں کے اخبارات نے اس مضمون کی خبریں شائع کی ہیں کہ شیخ عبداللہ جو گذشتہ سال دوبارہ گرفتار کئے گئے تھے اب نظر بند نہیں رہے کیونکہ بخشی حکومت نے امتناعی نظر بندی کا حکم واپس لے لیا ہے۔ یاد رہے کہ وہ پہلی بار ۱۹۵۳ء میں گرفتار کئے گئے تھے۔ اور اس کے بعد انہیں چار سال تک مقدمہ چلائے بغیر نظر بند رکھا گیا تھا۔ اب انہیں کشمیر کے نام نہاد مقدمہ سازش میں اصل ملزم بنایا گیا ہے۔ اس مقدمے میں پچیس دوسرے سیاسی کارکن بھی ماخوذ ہیں۔

دریں اثنا شیخ عبداللہ نے جموں ہائی کورٹ میں ایک درخواست پیش کی ہے جس میں "ٹائمز آف انڈیا" کے ایڈیٹر، پبلشر اور نامہ نگار کے خلاف توہین عدالت کا مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے جموں ہائی کورٹ میں انتقال مقدمہ کی جو درخواست پیش کی ہے اس اخبار نے اس کی سماعت کی کارروائی کی غلط اور شر انگیز رپورٹ شائع کی ہے۔

دو ماہ میں ۵۵½ لاکھ کے بقایاجات کی وصولی

بہاولپور ۲ر جنوری۔ بہاولپور ڈویژن میں یکم اکتوبر سے ۳۰ نومبر ۵۸ء تک مالیہ زمین کے طور پر پچپن لاکھ ستانوے ہزار دو سو سینتالیس روپیہ کے بقایاجات وصول کئے گئے۔ یکم دسمبر ۵۸ء کو لوگوں کی طرف صرف ایک لاکھ انیس ہزار اسی روپے کے بقایاجات واجب الادا رہ گئے تھے۔

شادی پر بندوقیں سر کرنے کی ممانعت

پشاور ۲ر جنوری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کوہاٹ نے کوہاٹ شہر اور چھاؤنی کی حدود میں شادی بیاہ یا اسی قسم کی دوسری تقاریب پر قبل از وقت اجازت حاصل کئے بغیر بندوقیں سر کرنے یا آتشبازی چھوڑنے کی ممانعت کر دی ہے۔ یہ حکم ۲۵ فروری ۵۹ء تک نافذ رہے گا۔

مرکزی حکومت کی عام تعطیلات

کراچی ۲ر جنوری ایک سرکاری اعلان کے مطابق پچھلے سال کے مقابلہ میں اس سال عام تعطیلات کی تعداد میں پانچ کی کمی کی گئی ہے جس کا مقصد اخراجات کم کرنا اور سرکاری دفاتر میں زیادہ کام کرانا ہے۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ سرکاری ملازمین کو جو چھٹیاں ملتی ہیں ان کی وجہ سے تنخواہ اور الاؤنسوں کی صورت میں قومی خزانہ پر فی رخصت ۲۳ لاکھ ستاسی ہزار سات سو پینتالیس روپے کا بار پڑتا ہے۔

۱۹۵۸ء میں حکومت نے پندرہ عام چھٹیوں کا اعلان کیا تھا۔ بنک کی دو تعطیلات ان پندرہ چھٹیوں کے علاوہ تھیں۔ ۱۹۵۹ء میں دس عام چھٹیاں اور بنک کی دو تعطیلات ہوں گی۔ اس طرح مجموعی طور پر پانچ عام چھٹیاں کم ہو جائیں گی۔ اس سال میں تین اختیاری چھٹیوں کے علاوہ مشرقی پاکستان کے ہندوؤں کو مزید چھٹیاں ملیں گی۔ عام چھٹیوں کی نئی فہرست یہ ہے

(۱) یوم پاکستان — ۲۳ مارچ
(۲) جمعۃ الوداع — ۳ر اپریل
(۳) عید الفطر — ۱۰ر اور ۱۱ر اپریل
(۴) عید الاضحیٰ — ۱۷ر اور ۱۸ر جون
(۵) بنک ہالیڈے — ۳۰ر جون
(۶) عاشورہ محرم — ۱۷ر جولائی
(۷) یوم آزادی — ۱۴ر اگست
(۸) عید میلاد النبی — ۱۶ر ستمبر
(۹) کرسمس و قائداعظم کا یوم ولادت — ۲۵ر دسمبر
(۱۰) بنک ہالیڈے — ۳۱ر دسمبر

دہلی میں بندر پکڑنے کی مہم

نئی دہلی ۲ر جنوری بھارتی دارالحکومت میں بندروں نے اس قدر اودھم مچا رکھا ہے کہ اب ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے سرکاری طور پر چڑی ماروں کا انتظام کیا گیا ہے لیکن اس سلسلے میں بعض عجیب و غریب مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ کیونکہ ایک طرف تو مقامی آبادی بندروں کے ظلم و ستم کے باوجود ان کی گرفتاری کے حق میں نہیں۔ ہے دوسری طرف بندر بھی اتنے محتاط اور تجربہ کار ہو گئے ہیں کہ آسانی سے چڑی ماروں کے ہاتھ نہیں آتے۔

(۲) پیر کے روز چڑی ماروں نے چانکیہ پوری میں جال بچھایا۔ لیکن تمام دن کی دوڑ دھوپ کے بعد صرف چھ بندر ہاتھ آئے۔ توقع ہے کہ اب یہ چڑی مار کسی اور جگہ قسمت آزمائی کریں گے۔

ہومیوپیتھی ـــــ اور ـــــ جماعتِ احمدیہ

ہمارے پیارے امام حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہومیوپیتھی سے جو خاص لگاؤ ہے۔ اس کے نتیجہ میں ہومیوپیتھی کے بعض بڑے بڑے ماہرین بھی یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جدید طبی سائینس جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا میں عروج حاصل کرے گی! یوں بھی ہومیوپیتھی کا نظریہ عام دنیا کے لئے نیا ہے۔ مگر چونکہ جماعت احمدیہ کے افراد نئی صداقتوں کو بہت جلد قبول کرتے ہیں۔ اس لئے ہومیوپیتھی ہماری جماعت میں زیادہ تیزی سے رواج پکڑ رہی ہے۔

ہمارے ادارہ نے ہومیوپیتھی کی جو خدمت کی ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جیسی عظیم ہستی نے بھی اسے سراہا ہے اس ادارہ نے باقاعدہ ہومیوپیتھک معالجین کے علاوہ مربیان صدر انجمن احمدیہ معلمین وقف جدید اور مبلغین تحریک جدید کے ذریعہ ہومیوپیتھی کو اندرونِ پاکستان اور بیرونی ممالک میں پھیلانے کے سلسلہ میں خاص کردار انجام دیا ہے۔ یہ ادارہ ہومیوپیتھی سے متعلق آپ کی ہر خدمت کرنے کے لئے ہر وقت تیار اور مستعد ہے۔ مندرجہ ذیل چیزیں نہایت مناسب قیمتوں پر ہم سے حاصل کریں:-

1. ہومیوپیتھک ادویات کے گھریلو سیٹ۔ ہومیوپیتھی پر ابتدائی اور معیاری کتب۔
2. بایوکیمک ادویات کے سیٹ معہ متعلقہ اردو کتب۔
3. موتیابند کی دوا سنا ڈیریا مارٹیما سکس اور ......
4. تھکے ہارے دماغ اور کمزور اعصاب کے لئے "ہومیو ٹانک"
5. رُکی ہوئی نشوونما والے کمزور بچوں کے لئے "بے بی ٹانک"
6. کم سے کم اور اونچی سے اونچی طاقت (۶-۳۰-۲۰۰-۱۰۰۰-۱۰۰۰۰ اور ایک لاکھ پوٹینسی) کی دوائیں۔
7. ہومیوپیتھی سے متعلق ہر قسم کا سامان۔
8. اکسیر بچھا (اپھارہ جانوراں) اور حیوانات کے لئے ہر قسم کی دوائیں۔

خاکسار:- مینیجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی غلہ منڈی ربوہ

اعلان نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۵۸ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں میجر ڈاکٹر اکبر علی صاحب ایم بی بی ایس - ابن مکرم ڈاکٹر اعظم علی صاحب کا نکاح بشریٰ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم شیخ عبد القادر صاحب سوداگر چرم لاہور کے ہمراہ پانچ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

نوٹ:- مکرم ڈاکٹر اعظم علی صاحب نے اس تقریب کی خوشی میں اعانت الفضل کے طور پر مبلغ دس روپے عنایت فرمائے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر الفضل)

شکریہ احباب (بقیہ صفحہ اول)

اور ان کے عملے نے جس شفقت و مودّت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا اور جس کثرت کے ساتھ احباب جماعت اور لجنہ اماء اللہ کی ممبرات میری عیادت کے لئے تشریف لاتی رہیں۔ اس پر میرا دل تشکر و امتنان کے گہرے جذبات سے لبریز ہے۔ باہمی محبت و اخوت کے اس پُر خلوص اظہار کو میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ دس روز تک میں شدید بخار میں مبتلا رہا۔ لیکن احباب جماعت کے قابل ستائش سلوک نے مجھے بیماری کا احساس نہ ہونے دیا مجھے ایک ہی فکر تھا اور وہ یہ کہ کہیں علالت کے باعث میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت سے محروم نہ رہ جاؤں۔ سو الحمد للہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں کی برکت سے جلسہ سے قبل میں شفایاب ہو گیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے میری یہ خواہش بھی پوری فرما دی کہ میں اس مقدس اجتماع کی برکتوں سے متمتع ہوں۔ میں اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ادا کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ۔ محترم جناب وکیل التبشیر صاحب۔ مکرم جناب صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب مکرم مولوی عبد الواحد صاحب سابق مبلغ ایران اور تمام دیگر احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو حضور کی رہنمائی میں خدمتِ اسلام کی بیش از بیش توفیق ملتی رہے۔ آمین

درخواست ہائے دعا

برادرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری مبلغ سیرالیون اور ان کی اہلیہ محترمہ ربوہ میں تین چار روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد رشید تبسم ربوہ)

(۲) میرے بہنوئی جناب ماسٹر خدا بخش صاحب کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی سرگودھا کو دمہ کی سخت تکلیف ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(احمد شفیع قریشی - میانوالی)

(۳) عبد الحمید خاں صاحب ہیڈ ماسٹر پر ایک مقدمہ ہے۔ احباب ان کے باعزت بری ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (پیر خلیل احمد ربوہ)

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس	گیارھویں سروس	بارھویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸½	۱۰	۱۰½	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۴½	۵½	۷	۸½	۹½	۱۰½	۱۳	۱۳½	۱۵	۱۶	
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¼	نوٹ:- لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ (جنرل مینیجر)								
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼									